Hazara Islamicus, Vol.:11, Issue: 01,Jan-june,2022
PP: 33-47

OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

قراءات قرآنیہ کی حجیت اور استشراقی افکار کا ناقدانہ جائزہ

A critical examination of the authenticity of Qur'an recitations and Orientalize ideas.

Muhammad Nasir
Ph.D. Scholar,
Department of Usul-ud-Din, International Islamic University, Islamabad.

Dr. Tahir Masood Qazi
HOD, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract

Quran is the constitutional, legal, and shari'ah book of Islam. It discusses every aspect of life. Things have been discussed either shortly or in detail in Quran. Everyone in the world, who wants to write something, must quote Quran to make his point strong and lasting. Every writer, Muslim or non-Muslim refers to the text of the Quran to support his arguments and writings. Scholars from different branches of Islamic sciences refer to the Ayah and base their book or knowledge upon the recitation of the Quran. So that no one can refute it, and the reader must know that the source of this book, article, or knowledge is Quran. However, by studying Quran orient lists try to raise doubts about the text and recitations of the Holy Quran. The purpose of this study is to explore, if objections raised by orient lists affect the finality of Qur'anic recitations as evidence and whether their effort is successful or not. The inductive method has been adopted for this research; and by comparing objections and criticism raised by orient lists with Islamic shreds of evidence and by using a natural process of reasoning, Qur'anic recitations have been validated.

***Key words** : Quran, Qur'anic recitation, orient lists, different sciences, verses, Islamic evidence, finality, reasoning, Ayah.*

قراءات قرآن مجید حقیقت میں اللہ تعالی کی طرف سے جناب رسول اللہ ﷺ پر غار حراء میں اترنے والے

CC BY

کلمات طیبات ہیں جنکی ابتداء ہی لفظ "اقراء" سے ہوتی ہے ،اور یہ نزول قرآن مجید کے مژدہ جاں فزا کی آواز کی لہروں کی روشنی تھی کہ ہر سو اجالا ہی اجالا ہو گیا ، یوں قرآن مجید کے کلمات طیبات کا نزول اس کی قراءات کا باعث بنتا چلا گیا،اور جن جن آیات طیبات کا نزول ہوتا ،آپ ﷺ کاتبین وحی کو وہ حصہ قراءات سنا دیتے اس کی جگہ و مقام کا تعین کردیتے اور اس کے حفظ وقراءات کو اصحاب رسول اللہ ﷺ دل میں سمو لیتے تھے ،جس سے دل میں نور معرفت کے ساتھ ساتھ علوم قرآنیہ کا سمندر بھی عقل و دانش میں اترتا جاتا ، یہ ہر ایک کو صراط مستقیم کی طرف راغب کرتا ہے ، گو مسلم سکالر ہو یا غیر مسلم مستشرق ۔ اس علمی خزانہ سے سب سیراب ہوتے ہیں ،اور اس کی علمی افادیت دوسروں تک پہنچاتے و روشناس کراتے رہیں۔اس کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

وَ إِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ[1]۔

ترجمہ : اور بے شک یہ قرآن رب العلمین کا اتارا ہوا ہے ، اسے روح الامین لے کر اترا آپ ﷺ کے دل پر تاکہ آپ ڈر سناؤ۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے ۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ-[2]

ترجمہ : اور ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان سے آسان کیا۔

اس طرح غار حراء مکہ مکرمہ سے قراءات قرآن مجید کا جو آغاز ہوا، اس کی وسعت میں عرب کے قبائل کے لسانی لہجات کا داخل ہونا ایک فطری امر تھا ۔ اس مشکل کا حل اللہ ذوالجلال کے پیارے نبی مکرم ﷺ نے عطا فرمایا ،کہ میرے رب العلمین نے اس اپنی مقدس کلام کو "سبعۃ احرف" کی وسعت سے نازل فرمایا ہے ،اسی وجہ سے علوم اسلامیہ کی کتب میں قراءات سبعہ وعشرہ کا ذکر ملتا ہے ، یہ سب کی سب قرائتیں مختلف علوم اور بالخصوص علوم اسلامیہ کی کتب میں درج شدہ مسائل کے لیے بنیادی دلائل اور مسائل کے مصادر کا منبع ہیں ۔ اس کا ذکر تمام علوم اسلامیہ کے مصنفین نے مختلف مقامات پر اپنی کتب میں کیا ہے ،جس کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے ،کہ قراءات کا مختلف علوم کے ساتھ گہرا تعلق ہے ،اور اس کو ماہرین نے اپنے اپنے فن میں بطور دلیل کے استعمال کیا ہے ۔اسلیے قراءات پر اعتراضات متعصبین کی بنیادی کوشش ہے کہ اس کو مشکوک بنایا جائے تاکہ یہ عقلیات دلائل کے سامنے نہ آسکے اور عقل کو ہی اصل منبع قرار دیا جائے حالانکہ یہ ممکن نہیں ہے

قراءات قرآنیہ پر سابقہ تحقیقات

قراءات قرآنیہ پر عربی زبان میں کافی کام ہوا ہے چونکہ یہ عنوان ہی بنیادی طور پر اللہ تعالی کی لاریب کتاب قرآن مجید سے متعلق ہے، اسلیے سب سے پہلے عربی زبان میں جو اس پر کام ہوا ہے ،اس پر ایک نظر کرتے ہیں ۔ اور پھر علماء عجم نے اپنی تحقیقات کو عرب علماء اکرام کی بحث و تحقیق کے ساتھ ملایا تو اس میں مزید وسعت پیدا ہوئی یوں عربی سے دوسری عجمی زبانوں میں یہ علمی سرمایہ منتقل ہوا ہے ۔تب آج کے زمانے میں عرب کے علاوہ دیگر مسلم دنیا کے علماء نے اپنے اپنے علاقوں کو فتنہ استشراق سے بچانے اور اس پر آنے والے ہر اعتراض کو مدلل طور پر رد کر دیا ہے،اور اس پر مزید تحقیقات کی

جارہی ہیں ، وہ اس لیے کہ اس کا تعلق اب ایسے افراد سے ہو چکا ہے، جو اس کی آڑ میں اسلام کی اصل کتاب (قرآن مجید) میں شکوک و شبہات پیدا کرنا چاہتے ہیں، اور لوگوں کو شک میں ڈال کر یہودیت و نصرانیت وغیرہ کی جانب راغب کرنا چاہتے ہیں ۔اس پر آج کے زمانے کا ہر مستشرق کام کر رہا ہے اور پرانے اعتراضات کو نیا جامہ پہنا کر خالی الذہن اور کم فہم اور تعلیم سے عاری مسلمانوں کو شکار کرکے ان کی عاقبت کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں، لھذا ہمیں ہر زبان و ملک میں اس پر توجہ دینی چاہیے، تاکہ ہم اپنی مسلم قوم کو اس شر سے محفوظ کرلیں قراءات قرآنیہ پر عربی زبان میں چند ایک تحریر شدہ کتب و مقالہ جات کے نام درج ذیل ہیں۔

1) القراءات فی القرآن الکریم واثرھا فی اللغۃ العربیۃ[3]

2) القراءات واثرھا فی اختلاف الفقہاء[4]۔

3) القراءات واثرھا فی علوم العربیۃ[5]۔

4) مقدمات فی علم القراءات[6]۔

5) علم القراءات نشاتہ اطوارہ اثرہ فی علوم الشرعیۃ[7]

ان کے علاوہ بھی بہت سارا علمی مواد عربی زبان میں موجود ہے۔جس کا جائزہ مختلف لائبریریوں کے انڈکس میں لیا جاسکتاہے، نیز نیٹ پر بھی بااعتماد ذرائع پر موجود ہے، جس سے اس کو چیک کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ اردو زبان میں اس پر چند ایک کتب ورسائل اور مقالات مندرجہ ذیل ہیں۔

1) اختلاف قراءات اور نظریہ تحریف قرآن[8]۔

2) ضیاء القرآءت مع سراج القرآن وتحفۃ المبتدی[9]۔

3) شرح احادیث حروف سبعہ اور تاریخ قراءات متواتر[10]۔

4) علم قراءت اور قراءات سبعہ[11]۔

5) قاری رحیم بخش پانی پتی اور علم قراءات ایک تحقیقی جائزہ[12]

6) ماہنامہ رشد کے قراءات نمبر 1،2،3[13]

ماہنامہ رشد لاہور کے قراءات نمبرات 1،2،3، میں تقریبا/143 مقالات موجود ہیں، اور علم قراءات پر یک مشت اتنا مواد کسی دوسرے رسالہ میں نہیں ہے، جس میں قرآن پاک پر اکثر آنے والے اعتراضات ، انکے جوابات اور بہت سارا علمی مواد اس میں موجود ہے۔اس کے علاوہ بھی اردو زبان میں بہت سارے مجلات میں مثلا "ضیائے حرم" لاہور، "منہاج القرآن" لاہور، اور دعوت اسلامی کے زیر اہتمام کراچی سے شائع ہونے والا "مجلّہ فیضان مدینہ" اور سابقہ ادوار میں "سیارہ ڈائجسٹ" میں قرآن نمبر شائع ہو چکے ہیں، اسلامک ادارے اپنی اپنی بساط کے مطابق قرآن پاک پر کافی مواد قراءات قرآنیہ پر مہیا کرتے ہیں، اور مختلف عنوانات کے ساتھ مزین قرآن پاک کے علوم اور قرآن مجید پر آنے والے اعترضات اور ان کے حل پر سیر حاصل گفتگو کی گی ہے۔ان رسائل میں وقتا فوقتا مستشرقین زمانہ کی تنقیدات کو خاص طور پر ذکر کیاہے، اور انکے جوابات بھی ملتے ہیں، جوکہ قراءات قرآنیہ کو بے غبار کرنے میں بہت مفید ہے۔نہایت قابل مطالعہ رسائل ومقالات ہیں، ان کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق از سر نو ترتیب کے ساتھ "رسائل ومسائل" کی شکل میں شائع کرنے کی ضرورت

ہے۔ تاکہ یہ عظیم علمی مواد ضائع نہ ہو جائے۔ اس سے مستشرقین کے پرانے اور نئے اعتراضات کے جواب کو سمجھنے میں بھی آسانی نظر آتی ہے۔ اور جوابات میں سابقین سکالرز و محققین کا نکتہ نظر بھی سامنے آتا ہے، کہ وہ کس طرح مستشرقین کے اعتراضات کو رفع کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قراءات قرآنیہ کے انمول ہونے کما حقہ علم حاصل ہوتا ہے۔ اس ہی نہج پر اسلامی سکالرز کے نکتہ نظر سے نکلنے والے دقیق پر مغز آراء کو دیکھنے کا موقع میسر آتا ہے۔ یوں ہر زمانے کے محققین کی تحقیق میں تطبیق کا عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔

بنیادی سوال

کیا مستشرقین کے اعتراضات سے قراءات قرآنیہ کی حجیت متوثر ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے چند ایک اصطلاحات کی وضاحت ضروری ہے، تاکہ قراءات قرآنیہ کی اہمیت واضح ہو سکے۔

مثلاً قراءات کی لغوی و اصطلاحی مفہوم و تعریف اور تاریخی پس منظر، قراءات کی حجیت وغیرہ وغیرہ۔

قراءات کی لغوی تعریف

علامہ مجد الدینؒ اس کی لغوی حیثیت ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں.

القراءات لغة، فهي جمع قراءة، وهي في اللغة مصدر قرأ، يقال: قرأ، يقرأ، قراءة، وقرآنا، بمعنى تلا، فهو قارئ، والقرآن متلو[14].

ترجمہ: قراءات قراءۃ کی جمع ہے، یہ لغت میں قراء کا مصدر ہے، جیسے کہا جاتا ہے۔ قراء یقراء قراءۃ، اور قرآنا، اس کا معنی تلاوت کرنا ہے اس کا پڑھنے والا قاری کہلاتا ہے، اور قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ (وحی متلو) ہے

قراءات کی اصطلاحی تعریف

علم بكيفيات اداء كلمات (القرآن الكريم) من تخفيف، وتشديد، واختلاف الفاظ الوحي في الحروف[15].

ترجمہ: وہ علم جس میں قرآن مجید کے کلمات کی ادائیگی کی کیفیت یعنی تخفیف، تشدید اور وحی کے الفاظ میں حروف کے اختلاف کو پہچانا جاتا ہے۔

قراءات کا تاریخی پس منظر

نزول قرآن مجید کی تاریخ کے ساتھ ساتھ ہی علم قراءات کی تاریخ شروع ہوتی ہے، جوں جوں قرآن مجید کا نزول آہستہ آہستہ ہوتا رہا تو اس کے ساتھ ساتھ علم قراءات میں بھی اضافہ ہوتا رہا ہے، آپ ﷺ قرآن پاک کی تلاوت صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سناتے رہے، وہ اس کو ترتیب سے یاد کرتے رہے، اس سے مختلف اقوام وقبائل سے تعلق رکھنے والے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی جماعت میں حفاظ تیار ہوتے گئے، اس سے ان کے لہجات کا مسئلہ درپیش ہوا تو اس کے حل کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

عبد الرحمن بن الحارث بن هشام،... وقال لهم: إذا اختلفتم أنتم و زيد بن ثابت في عربية من عربية القرآن فاكتبوها بلسان قريش.[16].

ترجمہ: عبد الرحمٰن ابن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جب آپ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن پاک کی عربی میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو۔

اور یہ لہجات میں فرق فطری عمل ہے ، جیسے آج مختلف علاقوں کے افراد کی گفتگو میں دیکھا جاسکتا ہے ، اب ہر کسی کا اپنے اپنے لہجے سے تلاوت کرنا آہستہ آہستہ وجود میں آنا شروع ہوا۔ اور اس سے کبھی کبھی صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اختلاف بھی ہوا، جیسے امام بخاریؒ نے اس کاذکر بھی کیا ہے ، کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان نماز میں تلاوت کرتے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے لہجے میں تلاوت فرمائی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے درمیاں گفت و شنید ہوگئ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو فورا دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے گئے آپ نے شکایت کرنا چاہی ، آپ ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کو چھوڑ دیں، ان سے فرمایا آپ تلاوت کریں ۔

حدیث شریف میں آتا ہے :

فقال رسول الله ﷺ: أرسله ، اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ، فقال رسول الله ﷺ : كذلك أنزلت، ثم قال: اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي أقرأني، فقال رسول الله ﷺ: كذلك أنزلت إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف، فاقرءوا ما تيسر منه[17]

ترجمہ : تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو چھوڑ دیں ، اے ہشام پڑھو تو آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے اس طریقہ سے تلاوت کی جیسے آپ نے سن کر پڑھ تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس کی تصدیق کی ، کہ یوں ہی اللہ تعالی نے اس کو نازل فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ سے فرمایا اے عمر پڑھو، تو آپ نے بھی اس طریقہ سے تلاوت کی جیسے پڑھا تھا ، تو آپ ﷺ نے ان کی بھی تصدیق کی کہ یوں ہی اللہ تعالی نے قرآن پاک کو نازل فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا " تحقیق یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ تو اس میں سے جتنا آسان ہو پڑھو" ۔

محمد احمد مفلح وغیرہ لکھتے ہیں۔

و انتشر الصحابة في الأمصار وتلقى منهم التابعون هذه الأحرف، وأخذ الأئمة عن التابعين حتى وصلت إلى زمن التدوين[18] .

ترجمہ : صحابہ اکرام مختلف شہروں میں منتقل ہوئے اور تابعین نے اسطرح ان سے قراءات قرآن مجید کی سماعت کی اور تابعین سے تبع تابعین نے سماعت کی یوں اس کو ائمہ تک اور اس کے بعد افراد امت کو اس کی تلاوت منتقل کی ، تو اب زمانہ تدوین علم قراءات تک کی بات آگئی۔ گویا تابعین اور تبع تابعین نے اس کو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا، اور تلاوت کا یہ سلسلہ یکے بعد دیگر میں منتقل ہوتا گیا، اور قرآءات قرآنیہ میں اختلاف لہجات کی وجہ سے وسعت ہوتی گئی ۔ اور الفاظ میں تخفیف و تشدید مفرد و جمع کا عنصر مزید داخل ہوتا رہا، تو لہجات کا اثر مسائل پر بھی ہوتا گیا ، جس سے اختلاف قراءات نے جنم لیا، اور ائمہ قراء اکرام کے اختلاف لہجات سے فقہاء کا استدلال سامنے آتا گیا۔

قراءات قرآنیہ کی حجیت اور قرآن پاک

قراءات قرآن مجید کی حجیت کو خود قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اشاد باری تعالی ہے۔

1) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ[19] ۔

ترجمہ : یہ بلند رتبہ کتاب (قرآن مجید) کوئی شک کی جگہ نہیں۔

2) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ [20]۔

ترجمہ: آپ پر سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

3) وَ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا[21]۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ پر روشن نور اتارا ہے۔

ان آیات طیبات کے علاوہ بھی بہت سارے مقامات پر اللہ تعالی نے قرآن پاک کی قرءات کی حجیت کا ذکر کیا ہے، حجیت قراءات قرآن پاک کے عنوان پر الگ کتب بھی موجود ہیں۔ بعض کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

قراءات قرآنیہ کی حجیت اور احادیث رسول اللہ ﷺ

قراءات قرآن پاک کی حجیت کا ذکر خود سید الانبیاء ﷺ نے اپنی حدیث شریف میں فرمایا ہے، جس کو مختلف محدثین نے کتب احادیث متعدد عنوانات سے ذکر کیا ہے

1) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عبد الله بن مسعود، قال: قال لي النبي ﷺ: «اقرا علي»، قلت: يا رسول الله، آقرأ عليك، وعليك أنزل، قال: نعم فقرأت سورة النساء حتى أتيت إلى هذه الآية: فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد، وجئنا بك على هؤلاء شهيداالنساء: 41، قال: حسبك الآن فالتفت إليه، فإذا عيناه تذرفان.[22]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے سے فرمایا مجھ پر پڑھو میں نے کہا، یارسول اللہ، کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں؟ حالانکہ آپ ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، تو میں نے "سورۃ النساء" کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ میں آیت نمبر 41 تک آیا۔ (فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد، وجئنا بك على هؤلاء شهيدا)

ترجمہ: تو کیسا ہوگا (وہ منظر) جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے، اور آپ کو ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں گے

آپ ﷺ نے فرمایا اب کافی ہے، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا! تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

2) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ [23]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے بدلے ایک نیکی ہے، اور نیکی کے بدلے دس/10 نیکیاں ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ "الم "ایک حرف ہے لیکن الف ایک حرف ہے، اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

قراءات قرآنیہ کی حجیت اور اقوال علماء

امام زرکشیؒ فرماتے ہیں۔

وقد انعقد الإجماع على صحة قراءة هؤلاء الأئمة وأنها سنة متبعة ولا مجال للاجتهاد فيها [24].

ترجمہ: اور ان ائمہ کی قراءات کے صحیح ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا ہے اور یقیناً یہ سنت متبع ہے اس میں اجتہاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔

فالمتواتر لایجوز انکاره لان الامیة الاسلامیة قد اجتمعت علیه وتواتر القراءات من الامورالضروریة التی یجب العلم بها[25]۔

ترجمہ: پھر متواتر کا انکار جائز نہیں کیونکہ امت اسلامیہ (علماء اسلام) کا اس پر اجماع منعقد ہو گیا ہے، اور تواتر قراءات امور ضروریہ میں سے ہے اس کا علم جاننا ضروری ہے۔

ان حوالہ جات کے علاوہ بھی علماء اسلام اور عصر حاضر کے سکالر حضرات نے اس کی شرعی حیثیت وحجیت کو ذکر کیا ہے جن کے تحریری کام کو کتب حدیث کے شارحین، اصول الفقہ، علوم القرآن، کی کتب کے علاوہ مختلف مجلات، آرٹیکل مضامین اور تقاریرات و تحریرات میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مستشرقین کے قراءات قرآنیہ میں اہداف و مقاصد

یوں تو مستشرقین کے بہت سارے مقاصد ہیں، ان مقاصد کو انہوں نے مختلف اقسام میں منقسم کیا ہوا ہے۔

1) قراءات قرآنیہ میں شک وتردد پیدا کرنا۔

2) قراءات قرآنیہ کی حیثیت واہمیت کو کم کرنا۔

3) اسلام کی بنیادی کتاب قرآن پاک کی حقانیت کو مشکوک و متردد بنانا۔

4) اس کی فوقیت وقطعیت کو کم زور کرنا۔

5) عبارۃ النص سے نکلنے والے مسائل کے مقابل میں عقلیات کی جانب راغب کرنا۔

6) قرآن پاک کے علمی و تحقیقی اسلوب میں کج روی پیدا کرنا۔

7) قرآن مجید کو کلام اللہ تعالیٰ کے بجائے مخلوق کی کلام ثابت کرنا۔

اس شعبہ سے متعلق مستشرقین سکالرز کا کام ہی قرآن پاک کی اہمیت و فوقیت پر سوالات لانا اور ان کو مسلم دنیا پر پیش کرنا تاکہ ان کا ذہن الجھن کا شکار رہے، اور مثبت سوچ ان میں پیدا ہی نہ ہو۔ جس کو آج ہم محسوس کر سکتے ہیں۔

لیکنؔ اس سب کے باوجود اسلام دنیا میں وہ عظیم مذہب ہے، جس کا اپنا اثر ورسوخ ہے، اس کی خوبی کا اندازہ اپنے دیس وملک میں محض دیکھنے سے نہیں ہوتا بلکہ اس کو سمجھنے کے لیے تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے جس سے اس کی خوبیوں، صفات اور سحر انگیزی کا پتہ چلتا ہے، یہ انوکھا مقام اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو عطا کیا ہے، کیونکہ یہ رب العلمین کا پسندیدہ کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلَامُ[26]۔

ترجمہ: بیشک دین اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام ہے۔

تمام ادیان میں دین اسلام ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت احسن دین ہے۔ اس کا مطالعہ انسانی زندگی میں انقلاب و تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن پاک میں دیکھ جاسکتا ہے پھر انسانوں کا اسلام اور آپ ﷺ کی زندگی کو پڑھنا، قرآن کریم کے مطالعہ کا ذوق اس پر مزید انعام واکرام کی بارش کا سبب بن جاتا ہے۔ جس سے دنیا کے ہر خطے، ملک، قوم، قبیلے، معاشرے کے

لوگوں کو ازخود اپنی طرف راغب کرتا ہے۔ یوں اس کا پھیل جانا دین اسلام کی دشمن قوتوں کو بہت ناگوارہ گزرتا ہے۔ پھر وہ اس کی روک تھام کے لیے، اپنے ماہرین سکالرز، مشنریز کو متحرک کرتے ہیں اور اہداف بنا کر کام کرتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا ہدف قراءات قرآنیہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے۔

اللہ تعالی نے اس کا ذکر اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِؤُواْ نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلاَّ أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ [27]۔

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی کے نور (دیناسلام / سید المرسلین کے ختم نبوت کے دلائل) کو اپنے منہ کی پھوکوں سے بجادیں، اور اللہ تعالی اس کو مکمل کرے گا اگرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔

یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے مستشرقین جب قراءات قرآنیہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی حقانیت کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں اور دین اسلام کا مطالعہ کرتے کرتے اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں، یہی وہ انقلاب آفرین کتاب ہے جس نے کئی غیر مسلم سکالرز کو ہدایت کی شمع میں راہ مستقیم پر ڈال دیا ہے، بعض کے نام یہ ہیں۔

مثلا ڈاکٹر مارٹن لنگز، ارتھر کین، عمر رولف ایر نفلس، لارڈ ہیڈے الفاروق، لیوپولڈ ولیس رسل ویب، جان سنت علاؤ الدین، عبداللہ بن عبداللہ وغیرہ [28]۔

مستشرقین کے قراءات قرآنیہ پر اعتراضات

مستشرقین سکالرز ہر زمانہ میں اپنے وجود کو باقی رکھنے کے لیے نئے اور پرانے سوالات قراءات قرآنیہ پر سامنے لاکر شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، دوسرے مذاہب کی کتب پر اعتراضات کرنے کا یہ سلسلہ طویل داستاں رکھتا ہے، اور ہر مذہب کے سکالرز، علماء محققیقین، سادھو، اور ڈاکٹرز سب کے سب قراءات قرآنیہ پر اعتراضات کرتے ہیں اور اپنے اعتراضات کا دفع بھی کرتے ہیں، لیکن وہ حقیقت شناس نہیں ہوتے اور اپنی مذہبی کتب کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، گو کہ اس سے علمی میدان اور تحقیق کے شعبہ میں اضافہ ہوتا ہے، اعتراضات کے جوابات پر ہر مسلم، غیر مسلم سکالرز کو دوسرے مذاہب کی کتب کی طرف رجوع کرنے اور صحیح و غیر صحیح کا کماحقہ علم ہوتا ہے، اس سے تحقیقی جوابات کی جستجو جنم لیتی ہے۔ اور کئی ایک سکالرز حقیقیت سے آشنا ہو کر قرآن پاک کی سچائی کو دنیا میں تسلیم کر لیتے ہیں، یہ روشنی اللہ تعالی نے قرآن پاک کو عطا فرمائی ہے۔

مستشرقین اور ان کے اعتراضات

قراءات قرآنیہ پر مستشرقین کے مختلف اعتراض ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1- قراءات سبعہ عشرہ کو الفاظ کی غلطی پر محمول کرنا

قرآن مجید کی قراءات سبعہ عشرہ کو غلط رنگ میں پیش کرنا اور چند من گھڑت اصول بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ قرآن پاک میں قراءات کا اختلاف نقل کرنے والوں کی غلطی ہے۔ یا جس سے یہ نسخے نقل ہو رہے ہیں، اس میں غلطی موجود تھی۔ یا یہ کاتبین وحی کی ثبوت وسند کے بغیر متن کو درست کرنے کی کوشش ہے۔ یا اپنے مذہبی مدعا و موقف کو ثابت کرنے کے لیے قصدا تحریف کی ہے۔

یہ مسٹر پاول ہارناور جارج سیل[29] کے اعتراضات ہیں ، اس سے وہ دونوں قرآن پاک کو" عہد نامہ قدیم وجدید "پر قیاس کرتے ہیں۔ کہ جیسے " عہد نامہ قدیم وجدید" میں اختلاف ہے ایسے ہی قرآن پاک میں بھی ہے، گویا جارج سیل نے قرآن پاک کے ان سات/7 نسخوں کو "عہد نامہ قدیم وجدید "پر قیاس کیا ہے ،اور یہ اعتراضات قائم کیے ہیں جن کا قرآن پاک کے دور نزول سے حقیقت میں کوئی تعلق نہیں ہے ، کیونکہ یہ دور عثمانی میں مدینہ طیبہ ،مکہ مکرمہ، شام، بصرہ، کوفہ، میں ایک عام نسخہ بنا کر رکھ دیا گیا تھا، کہ اس کی نقل سب استعمال کر سکتے ہیں ، تحریف شدہ" عہد نامہ قدیم وجدید" پر قرآن پاک کو قیاس کرنا کہاں کا انصاف ہے ؟

قراءات سبعہ عشرہ پر شبہات کا تنقیدی جائزہ

اس اعتراض کا حقیقت سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا ،اور اس کو نقل کرنے میں جارج سیل نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا ہے ،دوسری بات یہ ہے کہ جارج سیل ایک متعصب مستشرق ہے ،اور تعصب کی بنیاد پر از خود اس اعتراض کو قرآن پاک پر لگا دیا ہے،

ان مصاحف عثمانی کا دور رسالت ﷺ میں وجود ہی نہیں تھا۔ وہ ممالک جن میں یہ نسخے ارسال کیے گیے تھے، دور رسول اللہ ﷺ میں اسلامی ریاست میں شامل ہی نہیں تھے، اگر وہ نسخے مختلف ہوتے تو آج قرآن پاک کے ہزاروں نسخے ہوتے حالانکہ دنیا میں آپ جہاں بھی جائیں قرآن پاک کا آپ کو ایک ہی نسخہ ملے گا وہ نسخہ عثمانی ہے۔

اور بائیبل رومن کیھتولک کی اور ہے اور پروٹسٹنسٹ کی اور ہے دونوں میں الگ الگ اختلاف ہے۔قراءۃ قرآنیہ کا وجود پہلے سے ہے،اس کی مثالیں مفسرین نے تفسیرات میں ذکر کی ہیں۔

مثلا سورۃ الفاتحہ میں :

(1) " مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ اور مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ[30]

(2) "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اور اياك نعبد و اياكَ نستعين[31] الف کی زبر اور یاء غیر مشدد

(3) " صِرَاطَ الَّذِين اور السِّرَاطَ الَّذِينَ[32]

سورۃ الفاتحہ کی ان آیات میں جو اختلاف صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا ،اس کو مفسیرین نے تفاسیر میں بیان کیا ہے ، اور ساتھ ساتھ روایات کی سند کے صحیح اور غیر صحیح کو بیان بھی کر دیا ہے۔ اور اس اختلاف میں جمہور کا نظریہ بھی واضح کر دیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے ۔کہ معانی قرآن پاک تبدیل نہ ہوں ،تو قراءات کے مفہوم و تفسیر پر بہتر نتائج آتے ہیں ۔ اور مزید مسائل ثابت ہوتے ہیں ۔ اب قراء نے ان قراءات سبعہ عشرہ کو مستند روایات سے لیا ہے ، اور ان کے پڑھنے کی اجازت دی ہے ،اور شاذ قراءات کو مسترد کر دیا ہے

قراءات میں اختلاف سماعی نہ ہونے کا شبہ اور استشراقی فکر

گولڈ زیہر اور آرتھر جیفری نے دعوی کیا ہے ، کہ قرآن پاک کی قراءتوں میں اختلاف سماعی نہیں ،

بلکہ یہ اختلاف اجتہادی ہے جو لوگ مصاحف عثمانی کو پڑھتے تھے ان کے درمیان جو اختلاف ہوا یہ وہ ہے ، جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے ۔ان کا یہ دعوی بے بنیاد ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

مذکورہ شبہ کا علمی و تنقیدی جائزہ

جناب رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے یہ ثابت ہے کہ قرآن پاک کا نزول سبعہ حروف پر ہوا ہے ۔ اس پر امام بخاریؒ نے باب ذکر کیا ہے. اور دیگر محدثین نے " سبعۃ احرف " والی حدیث شریف کو جامع مسلم و ترمذی، اور سنن اربعہ نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا ہے ۔ اور بڑے وثوق سے قراءات قرآن پاک کو ذکر کیا ہے ۔

اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حکومتی کمیٹی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی معیت میں تدوین قرآن پاک کا کام کو سر انجام دیا تھا ، تو وہ دور خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھا، اور قراءات کا اختلاف اس سے پہلے بھی موجود تھا۔ اب سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب پورا قرآن پاک مکمل کر دیا ، تو قراءات سبعہ کا وجود تو اس وقت بھی ظاہر باہر تھا۔ یہ "قرآءات سبعہ " صرف اور صرف قرآن پاک کی تلاوت میں آسانی کے لیے اور قبائل و اقوام کے لہجات میں سہولت ہے نہ کہ کوئی بنیادی اختلاف ہے ۔

اللہ ذوالجلال نے قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری اپنی ذات پر رکھی ہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے ۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[33]

ترجمہ : یقینا ہم نے قرآن پاک نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ۔

قرآن پاک کی اس آیت کو عصر حاضر کے ایک واقعہ سے سمجھیں، وہ یوں ہے۔

پروفیسر سر جسٹراسر جو کہ میونک یونیورسٹی جرمنی کا استاد تھا ، اس نے جرمنی میں قرآن محل تعمیر کیا، اس کے جانشین ڈاکٹر اونو پریکشل بنے دونوں نے اشتراک عمل سے دنیا کی مختلف لائبریریوں سے تقریبا 42 ہزار قرآن پاک کے نسخے جمع کیے لیکن متن قرآن پاک میں کسی بھی قسم کا تضاد ثابت نہ کر سکے ۔ جرمنی پر جنگ عظیم دوم میں اتحادی فوج نے بمباری کی جس کے نتیجہ میں قرآن محل تباہ اور ڈاکٹر اونو پریکشل ہلاک ہوا ۔ یہ بات 1933ء میں فرانس میں موجود پاکستانی نژاد ڈاکٹر حمید اللہ صاحبؒ سے بالمشافہ ملاقات میں خود پریکشل نے ذکر کی ہے ۔ کہ ہمارے ادارے نے دنیا کے مختلف حصوں سے 42 ہزار نسخے جمع کیے اور موازنہ کیا صرف کتابت کی غلطیاں ضرور ہیں لیکن متن قرآن کریم میں کسی قسم کا تضاد نہیں ہے[34]۔ یہ قرآن پاک کی حقانیت کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ، نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اختلاف پیدا کر سکتا ہے، اس کی حفاظت اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے

نتائج بحث:

اسس بحث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم اللہ ذوالجلال کی مقدس کلام ہر عیب سے صاف شفاف ہے۔

اس کی افادیت ہر ملک و قوم کے لیے ہے اور اس سے سب سیر اب ہو سکتے ہیں اس کا ہر ہر حرف و جملہ محفوظ تر ہے۔

اس کے نتائج حقیقی ہوتے ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہوتا ہے۔

اس پر کام کرتے کرتے اغیار بھی راہ ہدایت حاصل کر لیتے ہیں اور غالی دشمن اس کے سامنے سر جھکا لیتے ہیں ۔

اس میں کوئی شکوک و شبہات نہیں کہ اس کی جامعیت ساری دنیا کی کتب سے انوکھی ہے۔

یہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ہر ایک کے لیے راہنما ہے۔

اس کی مثال نظیر پیش کرنے سے ساری دنیا نے بس ہے۔ کیونکہ یہ رب العلمین کا کلام ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

مصادر و مراجع :

1- الشعراء 26 :192تا194 .

Al- shoara,26:192,194.۔

2- الدحان44:58 ۔

Al- doḥan ,44:58

[3] - محمد شفیع الدین، الدراسات (الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ جلد نمبر3، دسمبر2006م) ص49 -49 -

Mu□ammad s□af ī –ul-dīn,Al-Drāsāt Al eslāmīh Al-ālmiyah jild number 3,Dsambar2006, 49 - 49

4 - عیسی خیری الجعبری، الخلیل فلسطین، 2020ء

Issa khyri Al-jacbri , Al-khalil falastyn .2020

5 - محمد سالم محیسن, جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب۔ ناشر مکتبہ الکلیات الازھریہ قاہرہ مصر۔

Mu□ammad sālom mḥysin jamia islamia□ madyna□ monūara Saūdi Arab.nas□ir Maqtaba□ Al –gilyat Al-z□er qa□ira missar .

6-محمد أحمد مفلح القضاة، أحمد خالد شکری، محمد خالد منصور، مقدمات في علم القراءات,(ناشر دار عمار-عمان الطبعة:الأولی،1422ھ- 2001م.)

Muhammad āḥmad miflḥ Al-qāḍat āḥmad k□ālid shakri , Muhammad k□ālid (minsoor(mēāsrmqādmāt –fi- ēlm –ul-qrāt,nāshir Dār omāer umān Al- tbēt Al oulah 1422,2001 m.)

7-ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراھیم استاذ جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ،(مکتبہ التوبۃ ریاض2000ء۔)

ḏāktar nbyil bin Muhammad ibraḥym āstad āmām Muhammad bin sėūd Al – islamia, (miktaba□Al – toba□Ryiad□2000 ac.)

8-محمد فیروز شاہ کھگہ، شیخ زاید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب لاہور جون2006ء۔

Mu□ammad fyrūz s□a□ S□ayk□zāyd santre jamia Punjab Lahore.jun 2006 ac.

9-محمد ضیاء الدین صدیقی،(ضیاء القرآءت مع سراج القرآن وتحفۃ المبتدی، قرآت اکیڈمی اردو بازار لاہور)

Mu□ammad ḍyāö Al-din sidiqui ḍyāö Al – qrāat mė siraj(، Al –Quran w tḥfat Al – mibtady, qrāat akadmi urdu bazaar Lahore.)

10-ڈاکٹر مفتی عبدالواحد، شرح احادیث حروف سبعہ اور تاریخ قراءات متواتر،(دار افتاء جامعہ مدینہ لاہور)

ḏāktar muftī abd-ul-wūāḥd، s□arḥ ḥdiyāth ḥroof sbėh āūr tark□ Qrāat motūtir,(dār āfta jamia madyna La□ore .)

11-ابوالحسن اعظمی، علم قراءت اور قراء سبعہ،(ادارہ اسلامیات انار کلی/190لاہور۔)

Abu Al-ḥsīn āėẓmi, ilm qrāat āūr Quraö sbėh,(ādarah islamyat anar kali 190, Lahore.)

12- سکندر حیات، سردار احمد، قاری رحیم بخش پانی پتی اور علم قراءات ایک تحقیقی جائزہ،(ششماہی التفسیر کراچی جلد نمبر13 شمارہ نمبر33 جنوری-جون2019ء)

Skandar □ayat, sirdar a□mad Qari Rk□im bk□as□ pani pati aur ilm qrāat ik tkhqiqi jaiza shshmahi Al- tafseer Karachi jald no.13 shomara no 33 junuary to jun 2019 ac.

13- حافظ عبدالرحمن مدنی، ماہنامہ رشد(, قراءات نمبر1،2،3، لاہور پاکستان شمارہ جون2009ء تا مارچ2010ء)

Hafiz Abd –ul-R□man madni māhnama rshd qrāat number 1,2,33(.Lahore Pakistan shomara jun ,march 2009,2010).

14- مجدالدین أبوطاهر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی(مكتبه تحقیق التراث في مؤسسة الرسالة ، لبنان,1426ھ - 2005),49.

Mjd Al din abu tāhīr Mu□ammad bin yėqooūb Al-firooz ābādi (mktabah tḥqyq Al-torāt□fi mw;ūsasa ul rsāalta lbnān,1426 h.2005ac).p: 45.

15- محمد محمد سالم محیسن ,القراءات وأثرها في علوم العربية,(مكتبة الكليات الأزهرية,القاهرة.)

Mu□ammad Mu□ammad sāalom mḥysin Al –Qrāat w āthrohā(miktaba□Al- klyāt Al-zharya Al –Qāhrah.)

16- ابو عبد الله محمّد بن اسماعیل بخاری ؒ, صحیح البخاری ، باب جمع القرآن (بیت الأفكار الدولية الرياض سعودی عرب) رقم الحدیث 4987.ص992

Abu abd-ul- allah Muhammad bin ismaeil bukhārī Sa□ī Al-buk□ārī,bāab jaė(Al –Quran,(byt Al –afqar Al – dwli Ryiad□Saūdī Arab. 1998 ac) Rqm ul □adit□4987.p992.

17- ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری ؒ, صحیح البخاری , باب أنزل القرآن على سبعة أحرف (بيت الأفكار الدولية الرياض سعودی عرب 1998).رقم الحديث 4992.ص993

Abu abd-ul- allah Muhammad bin ismaeil bukhārī Sa□ī Al-buk□ārī,bāab anza l(byt Al –afqar Al – dwli Ryiad□Saūdī Arab. 1998ac) Rqm ul □adit□4992.p 993

18- محمد أحمد ، أحمد خالد شكری، محمد خالد منصور,(مقدمات في علم القراءات دار عمار-عمان - 2001م)ص52

Mu□ammad A□mad , A□mad K□alid , Mu□ammad K□alid munsoor ,mqdmāt fi Al-qrāat (dar umāar ėmāan 2001m) p 52.

19- البقرة2:2۔

Al – baqarah 2:2

20- ال عمران،3:3۔

Āl,imran3:3

21- النساء،174:4۔

Āl-nisāö 4:174

22- مُحَمَّد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري ,صحيح البخاري باب {فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا} ,(بيت الافكار الدوليه ,رياض)حديث نمبر 2 458 ص870 ۔

Abu abd-ul- allah Muhammad bin ismaeil bukhārī Sa□ī Al-buk□ārī,bāab āza jina ,(byt Al – afqar Al – dwli Ryiad□Saūdī Arab. 1998 ac Rqm ul □adit□. p 870,

23- محمد بن عيسى بن سَوْرة, باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر , (سنن الترمذي ،بيت الافكار الدوليه رياض1999,) حديث نمبر 2910. ص484۔

Mu□amad bin isaa bin swūra□ (sunnAl - tirmzī byt Al –afqar Al – dwli Ryiad□ Saūdī Arab.1999 ac Rqm ul □adit□,2910 . p 464.

24-أبوعبداللہ بدرالدين محمد بن عبداللہ الزركشي، البرهان في علوم القرآن,(داراِحياءالكتب العربية عيسى البابي بيروت 1957م ص 322.)

Abu abd-ul- allah bdr Al din Muhammad bin abd-ul- allah Al zrkshī,(Al-bur□āan fi uloom ul qurāan ,(dar īk□yā Al- kutub Al- arbhā isa Al- baby Berūit 1957 M) p 322 .

25-ملا علی قاریؒ,شرح فقہ اکبر(قدیمی کتب خانہ کراچی):23۔

Molān Ali qari ,sharkh fiq Akbar,(qādimī kutab k□anā Karachi) p 23.

26- ال عمران،19:3۔

Āl,imran3:19.

27 - التوبہ، 9:32۔

Al- toba 9:32.

28-ثناءاللہ حسین، قرآن حکیم اور مستشرقین۔ع(لامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) 36 تا42 ۔

Tnāö Allah Hussain, Quran-e-ḥakymi or mistasrīn,(Allama iqbal open University Islamabad)p p 36 to 42.

29- جارج سیل، دی قرآن ۔ 45 ۔

George Sale, the Quran , 45.

30- الفاتحہ، 3:1

Al – fātik 1:3.

31- الفاتحہ، 5:1۔

Al – fātik 1:5.

32- الفاتحہ، 7:1۔

Al – fātik 1:7.

33- الحجر 9:15۔

Al – ḥājr 9:15.

34- ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور (ادارہ تحقیقات اسلامیہ اسلام آباد)16، 15۔

ḏāktar Hameed Alla, KHutabāat Bahawalpur Adarah takhqiqat islami islamaabad.15 to 16.